نظرات

موجودہ مسلم معاشرے میں برائیاں اس قدر گھر کر گئی ہیں کہ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دیتا ہے ایسے تاریک ماحول میں روشنی کی ہلکی سی کرن بھی کہیں نظر آتی ہے تو دل و دماغ میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ جانا قدرتی بات ہے۔ مشہور خبر رساں ایجنسی رائٹر نے کینیا کے مسلمانوں سے متعلق ایک خبر شائع کی ہے جو اس طرح ہے۔

"کینیا میں ایک مسجد میں عبادت کرنے گئے مسلم نوجوانوں نے خواب میں بھی شاید نہ سوچا ہوگا کہ واپس لوٹتے وقت وہ اکیلے نہیں ہوں گے بلکہ انکے ساتھ انکی بیویاں بھی ہوں گی اور ساتھ میں ہنی مون کے لئے دھن بھی ملے گا۔ کینیا کے "ایسٹ افریقن اسٹینڈرڈ" میں شائع شدہ خبر کے مطابق نیروبی سے تین سو تیس کیلو میٹر مشرق میں واقع ایک مسجد کے امام نے پوچھا کہ کیا یہاں حاضرین میں غیر شادی شدہ نوجوان ہیں؟ امام صاحب کی بات سنتے ہی اسی وقت چالیس نوجوان آگے بڑھ آئے۔ اس کے بعد بیس جوڑوں کا نکاح پڑھایا گیا نکاح کے بعد امام نے ہنی مون کے لئے بیس بیس ہزار شیلنگ بھی دیئے۔ امام نے بعد میں اخبار والوں کو بتلایا کہ یہ نکاح شہر میں اخلاق سوز حرکات کے سدباب کے لئے کرائے گئے"۔

جس نیوز ایجنسی نے یہ خبر شائع کی ہے اس پر یہودی لابی کا قبضہ ہے اس لئے اس نے اس خبر کو مضحکہ خیز انداز میں اس لئے دیا کہ مسلم معاشرے کی کوئی بھی اچھی خبر اپنی اصلیت سے نہ چھپنے پائے جس سے اسلام اور مذہب اسلام کے ماننے والوں کا سر بلند ہو اس لئے اس نے یوروپی ممالک میں موجود بے شمار خرابیوں پر پردہ ڈالے رکھنے کے ارادے سے اس اچھی خبر کو بھی برائی کے انداز میں شائع کیا ہے چونکہ مسلمانوں کی اپنی کوئی نیوز ایجنسیاں نہیں ہیں۔

اس لئے اخبارات میں جو بھی خبریں شائع ہوتی ہیں وہ یہود ونصاریٰ کی نیوز ایجنسیاں ہی شائع کرتی ہیں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق جو بھی اچھی خبریں ہوتی ہیں وہ اپنی اصلی صورت میں نہیں بلکہ ان دشمنانِ اسلام نیوز ایجنسیوں کی بدولت مسخ شدہ ہوکر ہی شائع ہوتی ہیں کینیا کے شہر نیروبی میں غریب مسلمان جوڑوں کی شادیاں سنتِ نبوی صلعم کے مطابق مسجد میں بالکل سادگی کے ساتھ انجام پذیر ہوئیں اس خبر سے مسلم معاشرہ کی سربلندی ظاہر ہوتی ہے جو یہود ونصاریٰ کے لئے ناقابلِ برداشت ہے اس لئے وہ اس خبر میں اپنی شیطان صفت ذہنیت کی ملاوٹ کرنے سے باز نہیں آئے۔ کینیا کی مسجد میں بیس مسلمان جوڑوں کی سادگی کے نکاح خوانی کی خبر ایک اہم خبر ہے۔ جس سے مسلم معاشرہ کی نیک نامی اور عزت ووقار میں انشاء اللہ اضافہ ہی ہوگا۔ ایسی ہی ایک خوشی ومسرت سے لبریز خبر ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کی ہے اور جس میں ہندوستانی مسلمانوں خصوصاً دہلی کے مسلمانوں کی رواداری، شرافت انسانیت، خدا ترسی، فرض شناسی، ہمت وایثار اور جذبۂ ہمدردیٔ ملت کی موجود جھلک موجود ہے۔

بات ۲۸ جون ۱۹۹۸ء کی ہے خدمتِ خلق کے کاموں میں مصروف ومنہمک دہلی کی ایک معروف شخصیت حاجی اختر سعید دہلوی ہے اپنے ذرائع اور حق واستحقاق سے انتظام وبندوبست کرکے دو مسلمان یتیم لڑکیوں کی شادی دو مسلمان لڑکوں کے ساتھ کرنے کی تاریخ طے کرتے ہیں۔ یتیم بچیوں کے لئے جہیز کا سامان بھی اچھا خاصہ جلدی جلدی جو ہوسکا اکٹھا کیا گیا اس کے ساتھ یہ بھی سوچا گیا کہ شادی کے بعد بھی ان بچیوں کے نصیب میں جو ہوگا وہ دیا جائے گا ـــــ تاریخ مقررہ پر دونوں لڑکے شادی کے لئے برات لیکر آئے۔ عین نکاح سے چند لمحے پہلے جہیز پر نگاہ ڈالنے کے بعد لڑکوں کے کسی عزیز نے اسکوٹر کی فرمائش کردی۔ جیسے ہی اس فرمائش کی خبر یتیم لڑکیوں کی شادی کرنے والے